اللہ تعالیٰ نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو وزارت علیا کے منصب پر فائز کر کے ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اور وہ نہایت تدبّر و تحمّل، احساس ذمہ داری اور دیانتداری سے اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں اخلاقی اور سماجی اصلاحات ہو رہی ہیں بتدریج و تیسیر حکمت اسلامی کے ساتھ معاشرہ کو اسلامی خطوط پر ڈالا جا رہا ہے۔ تو قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں بھی جمعیۃ اور نیپ کی حکومت پورے پاکستان اور عالم اسلام کیلئے نمونہ ثابت ہو سکتی ہے۔ شراب ام الخبائث ہے مگر قادیانیت پوری ملت مسلمہ کیلئے اس سے بڑا درجہ اخبث الخبائث، وہ اعمال کی دشمن یہ عقائد کی موت، وہ جان لیوا تو یہ ایمان سوز۔ اسلئے شراب کی طرح اولین فرصت میں صوبہ سرحد کی حدود میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر قطعی پابندی لگا دینی چاہئے۔ اسے ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہماری صوبائی اسمبلیاں مرکز سے بھی اس سلسلہ میں قراردادوں کے ذریعہ مطالبہ کر سکتی ہیں۔ یہاں مرزائی لٹریچر کو ضبط کیا جا سکتا ہے۔ الغرض ہر لحاظ سے ان کے ساتھ کافر، مرتد یا کم از کم اہل ذمہ جیسا سلوک کیا جانا چاہئے یہاں یہ اقدامات ہوں تو انشاء اللہ پورے پاکستان سے اسکی تائید میں آوازیں اٹھیں گی۔ اور اردو کی حمایت اور شراب پر پابندی کیطرح اس کی پیروی سارے صوبوں میں کی جائے گی۔ خداوند کریم نے ایک موقعہ جمعیۃ العلماء اسلام کو عطا فرمایا ہے۔ تو ایک جرأت مومنانہ کیساتھ آقائے دوجہاں سرور کائنات ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے میدان میں اتر کر ہر ممکن اور حتی المقدور قدم اٹھانا چاہئے اسطرح حضور ﷺ کی خوشنودگی شامل حال ہوگی، اور خدا کی رحمتیں بھی۔

نیپ کے اولوالعزم قائد خان عبدالولی خان اس سلسلہ میں نہایت اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے ناموس ختم نبوت کا علم اٹھایا، اور پاکستان کے وجود کو اس شجرۂ خبیثہ سے نجات دلانے کیلئے یہاں جمعیۃ العلماء اسلام کا ساتھ دیا تو پورا پاکستان انہیں سر آنکھوں پہ بٹھائے گا۔ اور انکی قیادت کو چار چاند لگ سکیں گے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے قابلِ فخر رہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اپنے دائرہ اختیار میں ان معروضات پر فوری غور فرما دیں گے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق